

خدا نظر کیوں نہیں آتا



میر فتح علی شاہ

خدا نظر کیوں نہیں آتا؟

خدا کی تلاش۔۔۔۔

انسان محض پروگرامنگ کے تحت ہی کام کرتا ہے، ایک خدا میں ماننا، تین خداؤں میں ماننا یا خدا کا انکار یہ تمام ہاتھیں صرف اور صرف پروگرامنگ کا ہی نتیجہ ہیں، جس کی بنا پر وہ مختلف مشاہدات سے گزرتا ہے۔

مشاہدہ لوگ جو تین خداؤں میں مانتے ہیں انہوں نے کبھی بھی تمام کائنات کا دورہ نہیں کیا کہ وہ کہہ سکتے کہ یہاں ہم تھے تو ساری کائنات جہاں ماری نہیں تو بس یہ تین خدا ہی ملے ہاں ہی ان لوگوں نے پوری کائنات کا دورہ کیا جو یہ کہتے ہیں کوئی خدا نہیں ہے۔ بس پھر وہ اپنی جیتی پروگرامنگ کرتے ہیں ویسے ہی مشاہدات حاصل ہوتے ہیں جیسے ایک بندہ یقین کر لے کہ اسکو کینسر ہے اور وہ جلد مرنے والا ہے تو آپ اسے دن پہ دن کڑو رہوتا ہوا پائیں گے یہ اسکا یقین اور شہادہ ہوا، اس کے برعکس اگر ایک بندہ یہ یقین کر لے کہ وہ بہت بھادر ہے کسی سے نہیں ڈرتا بلکہ لوگ اس سے ڈرتے ہیں، جیسا کہ عموماً کالج لائٹ میں بہت سے بچے ایسا رویہ اپنا لیتے ہیں، اور انکی کارکردگی میں بھی بدلاؤ آ جاتا ہے۔ یہ اسکا یقین اور شہادہ ہوا۔

ایک اور انوس کی بات یہ کہ انسان اپنی پروگرامنگ خود نہیں کرتا بلکہ انکی پروگرامنگ دوسرے لوگ کرتے ہیں جیسے فطری طور پر

انسان اپنے والدین کی حرکتوں کو اپناتے ہیں۔ غلام نفسیات کے ماہرین کا کہنا ہے کہ بچے اپنے والدین کی عملی زندگی سے بہت جلد متاثر ہوتے ہیں، جیسے اگر ایک مسلم عورت نماز ادا کر رہی ہوتی ہے تو اسکا بچہ اسے دیکھ کر نماز ادا کرنا شروع کر لگا، حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ وہ جو کر رہا ہے وہ کیا ہے؟۔۔۔۔ ایک اور مثال حاضر خدمت ہے جیسے کہ ہم جانتے ہیں دنیا میں ہزاروں زبانیں بولی جاتی ہیں اور **بولے** والے کبھی انسان ہی ہیں لیکن ہر انسان ہر زبان نہیں بول سکتا اگر میں آپسے اس کی وجہ دریافت کروں تو آپ فوراً کہیں گے وہ سیکھ ہوئے نہیں ہیں۔ یعنی کہ انسان کوئی بھی زبان بغیر سیکھے نہیں بول سکتا جب تک پہلے سیکھ نہ لے ٹھیک اسی طرح سے آپ بغیر سیکھے ڈانس بھی نہیں کر سکتے، چائے بھی نہیں بنا سکتے، گاڑی بھی نہیں چلا سکتے وغیرہ وغیرہ۔

مطلب کہ کوئی بھی کام کرنے سے پہلے ہم اپنے ذہن کو سیکھنے کے مرحلے سے ضرور گزرتے ہیں، جیسے آپ کوئی زبان سیکھنے کے لئے کسی انسٹیٹیوٹ سے رجوع کرتے ہیں وہاں آپکو غلط پمائل اور مکمل رہنمائی دی جاتی ہے اور نتیجتاً آپ مخصوص زبان سیکھنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں، پھر آپ اس انسٹیٹیوٹ کو چھوڑ دیتے ہیں اس لئے کہ آپ کا ذہن مخصوص ماحول میں رہ کر ایک زبان سیکھ چکا ہے اب اسے انسٹیٹیوٹ کی مزید ضرورت نہیں رہی۔

یہ بات تو آج تقریباً ہر کوئی جانتا ہے کہ ذہن ماحول سے فوراً متاثر ہوتا ہے اگر آپ کسی بچے کو برے لڑکوں کے ماحول میں

دیکھیں تو آپکو بچے پر ماحول کا اثر نظر آئے گا مسلم بچے دماغ میں مانتے ہوئے نظر آئیں گے اور ہندو بچے پوجا کرتے ہوئے، مسلم بچوں کی نظر میں ہندو غلط اور ہندو بچوں کی نظر میں مسلم غلط۔ کتنی حسرت کی بات ہے ایک بچہ جو ٹھیک سے اپنے مذہب کو نہیں جانتا وہ دوسرے مذہب کو غلط کہہ رہا ہے۔ اس لئے کہ ماحول سے یہ ہی سیکھا ہے۔

اور ہماری خود کی بھی حالت کچھ الگ نہیں سوچ کے معاملے میں ہم بچوں سے کچھ الگ نہیں ہیں ہم بڑی آسانی سے کہہ دیتے ہیں کہ فلاں مذہب غلط ہے وہ لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے جبکہ ہمیں خود بھی نہیں پتا ہوتا ہے کہ اگر ہم صحیح ہیں تو اسکی کیا وجہ ہے، اور ہمارا مذہب اگر باقی مذاہب کے مقابلے میں اچھا ہے تو کیسے؟ اس لئے کہ ہم نہیں دیکھتے ہیں۔ جیسے کہ میں ابتدا میں عرض کر چکا ہوں کہ ہمارا ذہن پروگرامنگ کے تحت ہی کام کرتا ہے مثلاً کچھ لوگ نیٹھے باتیں کر رہے ہیں اور اچانک گولی کی آواز آئی وہ فوراً بھاگیں گے جان بچانے کے لئے یہ ان کی پروگرامنگ تھی کہ گولی کی آواز سنو تو بھاگو۔ ورنہ مارے جاؤ گے ٹھیک اسکے برعکس اگر کچھ فوجی نیٹھے ہوں باڈر پر اور گولی کی آواز آئے تو وہ بھاگنے کی بجائے اپنے ہتھیار سنبھال لیں گے کیوں کہ یہ اسکی پروگرامنگ کا نتیجہ ہے کہ ہوشیار ہو جاؤ خطرے کا مقابلہ کرنا ہے۔

یا آپ نے بھی دیکھا ہوگا کہ کچھ لوگ کام نہ ہونے پر مشغول ہو جاتے ہیں، غصہ ہو جاتے ہیں صورتحال کو مزید خراب بنا دیتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے بھی آپ نے دیکھے ہونگے کہ صورتحال چاہے کتنی بھی بدتر ہو جائے بڑے پیار سے سنبھال لیتے ہیں۔۔۔۔۔ یہ دونوں کی مختلف پروگرامنگ کا نتیجہ ہوتا ہے، آپ جیسا مانتے ہیں وہی پایا جاتا ہے۔

خدا نظر کیوں نہیں آتا؟؟؟

سمندر سے کچھ فاصلے پر ایک کنواں واقع تھا جس میں بہت ترسے سے ایک مینڈک رہتا تھا۔ کنواں اس مینڈک کی دنیا تھی، وہ بچپن سے لیکر اس میں رہتا تھا، ایک روز سمندر کی ایک بڑی لہر نے ایک اور مینڈک کو اس کنوے میں ڈال دیا، جوں ہی سمندر والا مینڈک کنویں میں گرا، تو کنویں کا مینڈک خوفزدہ ہو گیا، چھپ کر دیکھنے لگا۔۔۔ کیا چیز تھی جس نے اتنا بڑا دھماکا کیا۔۔۔۔۔ دیکھا تو حیران رہ گیا یہ تو اسکی اپنی برادری کا کوئی مینڈک تھا پھر اتنا بڑا کیسے، اور اس سے پہلے کہاں تھا جو آج نظر آیا۔ کنویں والے مینڈک نے گفتگو کا آغاز کیا۔۔۔

کنویں والا مینڈک: آپ کہاں سے آئے ہو؟

سمندر والا مینڈک: سمندر سے۔۔۔

کنویں والا مینڈک: اس سے پہلے کہاں رہتے تھے؟؟

سمندر والا مینڈک: سمندر میں۔۔۔

کنویں والا مینڈک: سمندر!!!! یہ کیا ہوتا ہے؟؟؟؟

سیدہ امینہؓ ایک رُخسہ ہے۔۔۔

کنویں والا میٹروک حیرانی سے سوچنے لگا کہ ایک اور دنیا بھی ہے۔۔۔۔

کونیں: الیمنڈرک: سمندر گننا ہوا ہے؟؟

”نہیں رو! ایسا نادرک: جو بہت پرانا ہے۔“

کنویں: امیڈک: اس کنویں کے آدھے جتنا: وگّا۔۔۔ یا نحوڑا کم۔؟

مہمند روایا میں مذکور نہیں نہیں وہ بحیثیت پڑا ہے۔

کنویں: الیمنڈرک: اس کنویں چٹنا؟

مفتی محمد امین مدظلہ العالی: نہیں۔۔۔ اس سے کئی زیادہ بڑا ہے۔۔۔

کنویں والے میٹرک: اس کنویں جتنے چار یا پنج اہل ملا لیں۔۔۔ تو اعتبار اہو جائے گا؟

”مندرجہ بالا معذرت: نہیں اس سے بھی کئی زیا دہ بڑا ہے

کنویں والا نڈک: اور کتا پڑا اور سوتا ہے؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟

[illegible]

-- اُٹکی تو سوچ بھی گئیوں تک ہی محدود ہے۔۔۔۔۔ میں اسے کہتے جھماؤں کہ سمندر کیا؟؟؟

حق تو یہ ہے کہ ہماری حالت بھی کچھ الگ نہیں ہے۔ ہم بھی دواں خمسہ five senses میں جیتے ہیں، جو کچھ بھی حواس خمسہ

کے دائرے میں آگیا وہ تاہم جانتے ہیں، مانتے ہیں لیکن جو کچھ بھی حوالہ خواہی خواہی کے دائرے سے باہر زور رہا ہے اُنکا ہمیں کچھ بھی اندازہ نہیں ہوتا۔

مثلاً جراثیم germs اُسے چھوٹے ہوتے ہیں کہ ہماری آنکھ انہیں نہیں دیکھ سکتی یہ ہمارے حواسِ خمسہ کے دائرے سے باہر ہیں اس لئے ہم انہیں نہیں دیکھ سکتے۔ انہیں دیکھنے کے لئے ہمیں ایک خاص آلہ instrument کی ضرورت ہوگی جسے ہم خوردبین یا میکرو اسکوپ کہتے ہیں۔

ہمیں رات میں چاند کو نظر آ جاتا ہے، پر چاند پر کیا ہو رہا ہے یہ تم نہیں دیکھ سکتے، کیوں کہ جو نام جانتا چاہتے ہیں وہ ہمارے حواسِ خاصہ کے دائرے سے باہر ہے، اسے جانتے کے لئے ہمیں ایک خاص آلہ و درجن یا نیلی اسکوپ کی ضرورت ہوگی۔ مطلب کہ انسان بس وہ ہی جانتا ہے جو اس کے حواسِ خاصہ کے دائرے میں آتا ہے، اس سے باہر کیا ہو رہا ہے اس کا اسے کچھ احساس نہیں ہوتا، ہوائے اس کے کہ وہ اپنے ضرورت کے آلات کا استعمال کرے۔۔۔

http://mirfatehalishah.wordpress.com

امید ہے آپ جان گئے ہوں گے کہ خدا کو اس قسم سے باہر ہے، اس لئے ہم اسے محسوس نہیں کر پاتے ہیں، اگر ہم کچھ خاص آلات (ذرائع) سے خدا کو تلاش کرنے کی کوشش کریں تو اس کا حصول ممکن ہے۔۔۔۔۔ اسلام میں اس کے لئے صلوٰہ (نماز) قائم کی جاتی ہے، وہ بات الگ ہے کہ اگر ہم صلوٰہ کی ادائیگی ہی بہتر طریقہ سے نہ کریں۔۔۔۔۔

تجربہ کریں

رات کو سونے سے پہلے آرامدہ حالت میں بیٹھ کر پانچ منٹ کے لئے ہلکی آواز میں خدا کو اس کے نام سے پکاریں، جیسے آپ اپنے کسی عزیز کو آواز دیتے ہیں اسے متوجہ کرنے کے لئے (درحقیقت یہ خدا کو متوجہ کرنے کے لئے نہیں، بلکہ آپ کی توجہ خدا کی طرف مرکوز کرنے کے لئے ہے) اس کے بعد پورا دھیان خدا کی طرف کر دیں۔ اسی حالت میں آدھ گھنٹہ نہیں پھر سو جائیں۔ یہ طریقہ خدا کا عرفان حاصل کرنے کے لئے ہے، آپ بھی تجربہ کریں فائدہ اٹھائیں اور اپنے دوستوں کو بھی دُت دیں۔

نوٹ:

۱۔ شوق کے دوران خیالات آتے رہیں گے انکی پرواہ نہ کریں، مابھی ان پر توجہ کریں، بس تصور کرنے کے بعد خاموش بیٹھ رہیں

۲۔ ہر انسان کی صلاحیت دوسروں سے مختلف ہوتی ہے، اس لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، بعض اوقات ہفتہ دو بھی لگ

جاتے ہیں، اس کے بعد شوق کام کرنا شروع کرتی ہے، آپ کوشش جاری رکھیں اور نادمہ ہونے دیں۔

۳۔ اس ضمن میں بہترین شوق تو صلوٰہ ہی ہے، اگر کوئی صلوٰہ (نماز) کو خشوع و خضوع سے ادا کرتا جائے تو اس کو صلوٰہ کی پابندی

کرنی چاہیے۔

By: Mir Fateh Ali Shah

Email mirfatehalishah@gmail.com

For more articles please visit <http://mirfatehalishah.wordpress.com>